New Era Magazine
بیلنس شیٹ
از نشا وقار
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

بیلنس شیٹ

از نشاء وقار

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

کراچی,

...''ایکسکیوزمی آر یو کھنک..."...امتیاز سپر مارکیٹ میں مہینہ بھر کی گروسری کی شاپنگ کر کے میں بل کی ادائیگی کرنے کاؤنٹر تک پہنچنے کے لیے قطار میں کھڑی اپنی باری کاانتظار کر رہی تھی کہ پیچھے سے آنے والی کچھ اجنبی کچھ شناسا آواز پر میں نے چونک کر دیکھا...''...یس آئی ایم..."...میں نے سوالیہ نظروں سے اپنے سامنے کھڑی کالا عبایہ اور کالے ہی اسکارف کا نقاب لگائے خاتون سے پوچھا جو ہاتھوں میں کالے دستانے اور پاؤں میں کالے موزے پہنی ہوئی تھیں-دیکھنے سے صاف لگ رہا تھا کہ خاتون شرعی پردہ کرتی ہیں...''...میں شبی فاطمہ سر شاہ خالد کے کوچنگ سینٹر میں بی-کام کی کلاسز میں ہم ساتھ ہوتے تھے شریف آباد والے کیمپس میں یاد آیا کچھ...؟ "....خاتون نے تفصیل سے اپنا تعارف کرایا اور میں نے حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے اپنی ٹرالی آگے بڑھائی...''...کیا ہوا پہچانا نہیں...''...میری حیرانگی کو اجنبیت سمجھتے ہوئے وہ ایک دم سے فارمل ہو گئی...''...ارے نہیں یار پہچان لیا... "...میرے اتنا کہنے پر اس نے آگے بڑھ کر مجھے اپنے گلے لگا لیا.."...بس تمھاری ظاہری حالت کی وجہ سے تمھیں پہچاننے میں مجھے تھوڑی دقت ہوئی..."...میں چاہ

کر بھی اپنی حیرانگی اس سے چھپا نہ پائی..."...جسے اس نے کمال مہارت سے نظر انداز کر دیا۔اس دوران ہم دونوں اپنے بل ادا کر کے سپر مارکیٹ کے باہر آکر کھڑے ہو گئے۔اتنے میں علی جو گاڑی میں بچوں کو لے کر بیٹھے میرا انتظار کر رہے تھے مجھے دیکھ کر گاڑی میرے نزدیک لے آئے..."...علی ان سے ملیں یہ میری کوچنگ فرینڈ شبی فاطمہ ہیں اور فاطمہ یہ میرے ہسبینڈ علی مرتضیٰ ہیں..."...میں نے علی اور فاطمہ کا تعارف کرایا رسمی سی علیک سلیک کے بعد فاطمہ گاڑی میں موجود میرے بچوں کی طرف اشتیاق سے دیکھنے لگی..."...یہ تمھارے بچے ہیں کھنک...؟"...جی جناب الحمداللہ چلو بچوں خالہ سے شیک ہینڈ کرو ماشاءاللہ سے اللہ نے مجھے چار بچوں سے نوازا ہے بڑے دونوں اپنی دادی کے پاس ہیں چھوٹوں کو لے کر ہم لوگ شاپنگ پر آگئے..."...میں نے بچوں کا تعارف کراتے ہوئے فاطمہ کو جواب دیا اس دوران علی ٹرالی کا سارا سامان گاڑی میں منتقل کر چکے تھے۔اور خشمگی نگاہوں سے مجھے گھور رہے تھے کیونکہ پیچھے سے آنے والی گاڑیاں مستقل ہارن دے رہی تھی ایک تو اتوار اوپر سے مہینے کی شروع کی تاریخیں جس کی وجہ سے سپر مارکیٹ آنے والوں کا رش اپنے عروج پر تھا..."...یہ میرا موبائل نمبر ہے مجھ سے رابطہ میں رہنا..."...فاطمہ نے مجھے گاڑی میں بیٹھتا دیکھ کر جلدی سے امتیاز کے ادا شدہ بل پر اپنا موبائل نمبر لکھ کر مجھ سے

کہااور تیزی سے پیچھے ہٹ گئی تاکہ علی گاڑی آگے بڑھالے کیونکہ پیچھے سے آنے والی گاڑیوں کے ہارن مستقل بج رہے تھے- گاڑی تھوڑی سی آگے بڑھی تو میں نے بیک مرر سے دیکھا کے سفید کلر کی نیوماڈل کی کرولا میں ایک آدمی اس کی ٹرالی کا سامان رکھ رہا تھا- حلیہ سے وہ ادھیڑ عمر کا شخص ڈرائیور لگ رہا تھا جب تک وہ میری نظروں سے اوجھل نہیں ہوگئی میں تب تک بیک مرر سے اسے دیکھتی رہی اس دوران وہ گاڑی کا پیچھلا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھ چکی تھی اسکے ظاہری اور مالی حالت کے علاوہ اس کا بات کرنے کا انداز اور اس کا لب ولہجہ اس فاطمہ سے یکسر مختلف تھے جسے میں جانتی تھی... " مما دیکھے بھائی جان مجھے ٹیبلیٹ نہیں دے رہے کب سے اکیلے اکیلے گیم کھیل رہے ہیں اب میری ٹرن ہے مجھے دلوائے بھائی جان سے ٹیبلیٹ... "... میری سب سے چھوٹی بیٹی مناہل نے روتے ہوئے مجھے اپنی جانب متوجہ کیا تو میں جو ابھی تک فاطمہ کے بارے میں سوچے جارہی تھی اپنی سوچوں سے نکل کر سب سے پہلے اس پیپر کو اپنے پرس کی پاکٹ میں سنبھال کر رکھا... ''... یحییٰ نہیں تنگ کرو چھوٹی بہن کو اب اس کی ٹرن ہے اس کو دو ٹیبلیٹ... ''... میں نے دونوں بچوں میں معاملہ سیٹ کیا اور علی کی طرف متوجہ ہوگئی- جو حسب عادت کراچی کے بے ہنگم ٹریفک اور غیر ذمہ داری سے ڈرائیونگ کرتے لوگوں کی وجہ سے غصّے سے لال پیلے ہورہے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھے..."... کراچی میں اگر آپ کو ڈرائیو نگ کرنی ہے تو آپ کو اپنی گاڑی احتیاط سے چلانے کے ساتھ ساتھ آس پاس چلتی ہوئی گاڑیوں کو بھی بچانا ہے سارے جہاں میں لوگ ڈرائیو نگ کے دوران اپنی جان کی فکر کرتے ہیں اور یہاں اپنے علاوہ آس پاس کے لوگوں کی جان کی فکر بھی آپ کو ہی کرنا پڑتی ہے..." علی حسب عادت جب تک گھر نہیں آ گیا مستقل بڑبڑاتے رہے باپ کو غصّے میں دیکھ کر بچے بھی دبک کر بیٹھے رہے اور میرے دماغ سے بھی فاطمہ وقتی طور پر محو ہو گئی......

اگلی صبح بچوں کے اسکول اور علی کے آفس جانے کے بات میں حسب عادت اپنے بیڈ روم میں آ گئی- صبح نو سے دس بجے کی ٹائمنگ میں تھوڑی دیر سستاتی تھی-اس کے بعد سارا دن گھر, بچے, علی, ساس سسر اور دیگر گھریلوں کاموں میں اس قدر مصروف ہوتی تھی کہ اپنا ہوش نہیں رہتا تھا- لیٹے لیٹے اچانک کچھ یاد آنے پر میں نے جلدی سے اپنے پرس میں سے وہ پیپر نکالا جس میں فاطمہ نے مجھے اپنا نمبر لکھ کر دیا تھا- میں نے جلدی سے اسکا نمبر ڈائل کیا لیکن دوسری جانب بیل جانے کے باوجود کال ریسیو نہیں کی گئی میں نے کئی بار کال ملائی مگر کال ریسیو نہیں کی گئی تھک ہار کر میں نے مسیج میں اپنا تعارف لکھ کر سینڈ کر دیا مجھے لگا شاید انجان نمبر دیکھ کر کال ریسیو نہیں کی اس نے

سیل فون سائیڈ پر رکھ کر میں ماضی میں کھو سی گئ.........

سر شاہ خالد کے کوچنگ سینٹر میں اس وقت سر طلحہ گیلانی نے بی-کام پارٹ ون کی کلاس کو اکاؤنٹ میں بیلنس شیٹ کا ایک رہائشی کو ائسچین وائٹ بورڈ پر حل کر کے اسٹوڈنٹس کو ایک کوائسچین کلاس میں کرنے کے لئے دیا اور ایک ہوم ورک کے لئے جن اسٹوڈنٹس نے آئی کام کیا ہوا تھا انھوں نے تو آسانی سے بیلنس شیٹ کو بیلنس کر دیا تھا مگر انٹر سائنس کے اسٹوڈنٹس کے لئے بیلنس شیٹ کا بیلنس لانا مسلئہ کشمیر ہو گیا تھا جو حل ہو کر نہیں دے رہ تھا میں اور میری کالج فرینڈز زرتاشہ کیونکہ آئی کام والے تھے سو ریلیکس بیٹھے سائنس والوں کو پریشان پریشان دیکھ رہے تھے..."...اومائی گاڈ بیلنس شیٹ کے بیلنس کو مجھ سے اللہ جانے کیا دشمنی ہے مجال ہے جو کبھی میری بیلنس شیٹ بیلنس ہو جائے..."... پیچھے سے آتی آواز پر سر طلحہ گیلانی سمیت پوری کلاس نے پیچھے موڑ کر دیکھا تو ایک خوبصورت سی لڑکی جو انتہائی ماڈرن ڈریسنگ کی ہوئی تھی سر پکڑے اونچی آواز میں خود کلامی کر رہی تھی..."...واٹ یور نیم..."... سر نے اس لڑکی کو مخاطب کیا جو آس پاس کے ماحول سے بے نیاز بیلنس شیٹ کے بیلنس کو لانے کی سر توڑ کوششوں میں مصروف تھی سر کے پکارنے پر بھی جب اس نے کوئی رسپانس

نہیں دیا تو مجبوراً سر کو اس کی سیٹ تک جانا پڑا…"…واٹ یور نیم پلیز…"… سر نے قدرے سخت لہجے میں اسے مخاطب کیا سر کی آواز اور ان کو اپنی سیٹ کے پاس دیکھ کر وہ ایک دم بوکھلا کر کھڑی ہو گئی جس کی وجہ سے اس کی گود میں رکھا کیلکولیٹر اچھل کر نیچے گر پڑا…"…مائی نیم از شبی فاطمہ…"…اس نے اپنا نام بتایا اور اپنی نوٹ بک سر طلحہ گیلانی کے سامنے رکھتے ہوئے روہانسے لہجے میں بیلنس شیٹ کے بیلنس نہ آنے کی شکایات کچھ اس طرح سے کرنے لگی جیسے کوئی چھوٹا بچہ اپنی ماں سے دوسرے بچے کے تنگ کرنے پر اس کی شکایات کر رہا ہو گویا-اتنے میں کلاس آف ہونے کی بیل ہوئی… "…آپ فکر مت کرے بہت جلدی آپ کو بیلنس شیٹ پر مہارت حاصل ہو جائے گی…"…سر طلحہ گیلانی نے فاطمہ کو پروفیشنل انداز میں تسلی دی (یہ الگ بات ہے کہ بی کام کے دو سالوں میں مجال ہے جو کبھی اس کی بیلنس شیٹ بیلنس ہوئی ہو) اور وہاں موجود آئی کام والے اسٹوڈنٹ کو شبی فاطمہ کی مدد کرنے کے لیے کہا اور کلاس سے اسٹاف روم کی طرف روانہ ہو گئے مجھے فاطمہ پہلی ہی نظر میں اچھی لگی اس کی معصومیت اور بے ساختگی مجھے بہت بھائی جبکہ کلاس کے لڑکوں کو اس کی خوبصورتی اور بولڈ ڈریسنگ اور بولڈ اسپیکنگ نے اس کی طرف متوجہ کیا…اور اس کی بولڈ اسپیکنگ نے تو ایک بار مجھے پوری کلاس میں شرم سے پانی پانی کر دیا تھا" کھنک تمھاری

فش(fish)پریگننٹ ہے...؟"فاطمہ نے اچانک پوری کلاس کے سامنے میرے ہینڈبیگ میں لٹکے ہوئے کی چین (key chain) کو ہاتھ میں لے کر شرارت سے کہاتو میں نے اپنا سر پکڑ لیااففف یہ فاطمہ بھی نا...کیونکہ اس کی چین (Key chain)کو میں نے ایک فش ایکوریم سمجھ کر خریدہ تھاجوایک ڈولفن کی شکل کا بناہوا تھااوراس کے اندرایک چھوٹی سی فش تیر رہی تھی لیکن فاطمہ کی بات سن کر میں پوری کلاس کے سامنے شرم سے سرخ پڑگئی تھی............

..."کھنک بیٹا کیاہوا طبعیت تو ٹھیک ہے تمھاری..."...امی کے پکارنے پر میں چونک کر ماضی سے حال میں آئی"...اوسوری امی گیارہ بج گئے میری وجہ سے آپ لوگوں کا ناشتہ لیٹ ہوگیا..."...امی کے پکارنے پر میں نے وال کلاک کو دیکھاجو گیارہ بجارہی تھی جبکہ امی,ابو گیارہ بجے سے پہلے پہلے ناشتہ کر لیتے تھے اپنی غیر ذمہ داری پر میں رج کر شرمندہ ہوئی اور کچن کی طرف دوڑ لگادی امی,ابو کو ناشتہ دے کر میں جلدی جلدی گھر کے کام نمٹانے لگی سارادن اتنا مصروف رہی کے موبائل کی طرف دھیان ہی نہیں گیارات کو سونے سے پہلے الارم سیٹ کرنے کے لیے موبائل اٹھایاتواس میں دس سے بارہ مسڈ کالز تھی فاطمہ کی آئی ہوئی تھی اس کی مسڈ کالز نے مجھے دوبارہ اسے سوچنے پر

مجبور کر دیا کہاں تو بیڈ پر آنے کے بعد سیکنڈوں میں نیند مجھ پر مہربان ہو جاتی تھی اور اب یہ حال تھا کے دماغ بار بار مجھے ماضی میں دھکیل رہا تھا...

..."یہ کس کا موبائل بار بار رنگ کر رہا ہے ہزار بار آپ لوگوں کو سمجھایا ہے کلاس شروع ہونے سے پہلے موبائل فون آف کر دیا کرے..."...سر طلحہ گیلانی نے جھنجھلا کر پوری کلاس کو گھورتے ہوئے کہا اس سے پہلے کے کوئی مخبری کرتا کے کس کا موبائل بار بار بج رہا ہے فاطمہ نے بوکھلاہٹ میں موبائل آف کرنے کے بجائے کال ریسیو کر لی اس کی اس حرکت پر پوری کلاس زعفران زار بن گئی- سر طلحہ نے بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے اسے کال پر بات کرنے کا اشارہ کیا اور خود پلٹ کر وائٹ بورڈ کے پاس آ گئے..."...کیا بات ہے کیوں بار بار کال کر رہی ہیں میں نے ٹیکسٹ کیا تو تھا آپ کو "اوکے" کا..."...کلاس کے تقریباً تمام اسٹوڈنٹس کی مسکراتی نظروں سے خائف ہو کر اس نے جلدی سے فون آف کر کے اپنے بیگ میں ڈالا..."""...مجھے تو میرے گھر والے لڑکا سمجھتے ہیں پہلے چھوٹی بہن کا مسیج آیا آپی آئی نو (i know) کے اس وقت آپ کی کلاس ہو رہی ہے کلاس آف ہونے کے بات نیچے منا ماسے میرے لئے سینڈوچ لیتی آئیگا آج مما نے کھانے میں آلو بیگن بنائے ہیں اور پاپا اوپر

آ چکے ہیں واپس نیچے نہیں جائے گے میں نے دوران کلاس او کے کا مسیج کر کے غلطی کر دی مما سمجھی کے کلاس نہیں ہو رہی شاید انھوں نے بار بار کال کرنا شروع کر دی ..."۔۔۔ جیسے ہی کلاس آف ہوئی تو کسی کے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی فاطمہ نے جھنجھلا کر کہا..."... خیریت آنٹی کیوں بار بار کال کر رہی تھی..."...اس کو جھنجھلاہٹ سے باہر نکالنے کے لئے میں نے اسے ہی اس سے پوچھ لیا..."...پہلے تو مما کو یہ تشویش ہوئی کہ میں کلاس چھوڑ کر کہیں شاہ رخ کے (شاہ رخ فاطمہ کا خالہ زاد اور اس کا منگیتر تھا اکثر اسے لینے کے لئے کوچنگ آتا تھا اس نے پوری کلاس اور ٹیچرز سے اسے متعارف کرایا ہوا تھا) ساتھ ڈیٹ پر تو نہیں چلی گئی اسکے بعد انھیں خیال آیا کہ آلو بیگن تو گھر میں کوئی بھی نہیں کھاتا سوائے مما کے اس لئے انھوں نے کہا کہ کلاس ختم ہونے کے بعد نیچے (وہ لوگ کیونکہ فلیٹ میں چوتھی منزل پر رہتے تھے اس لئے اپارٹمنٹ کے نیچے بنے ہوئے بازار کو نیچے کہتے تھے) دہلی سے نہاری روٹی لیتی آنا...بہت آسان ہیں نا جیسے دہلی سے نہاری روٹی لینا اتنی لمبی لائن ہوتی ہے وہاں..."...فاطمہ نے رونی صورت بنا کر جواب دیا فاطمہ کی باتوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ صرف فاطمہ ہی نہیں اس کی پوری فیملی...'دوست ہیں اپنے بھائی بھلکڑ'... جیسی ہے..."... مما پشی آ رہی ہے..."...میری سب سے چھوٹی بیٹی مناہل مجھے ماضی سے کھینچ کر حال میں لے

آئی مناہل کو دوبارہ سلاتے سلاتے میں خود بھی نیند کی وادیوں میں کھو گئ

اگلے دن دوپہر ایک بجے اس کی کال آئی حفظ ماتقدم کے طور پر میں نے سیل فون لاؤنج میں ٹی وی ٹرالی کے اوپر ہی رکھ دیا تھا میں نے جلدی سے کال ریسیو کی... "...اسلام علیکم کسی ہو فاطمہ میں نے کل تمھیں کال کی تھی شاید تم کل بزی تھی..." ...میں نے کل ریسیو کر کے فاطمہ سے بات کی اور کچن میں دم پر رکھے چاولوں کا چولہا بن کر کے اپنے بیڈروم میں آکر بیڈ پر ریلکس ہو کر بیٹھ گئی... "...وعلیکم سلام میں بلکل ٹھیک اور تم سناؤ بزی تو نہیں ہو..." ...فاطمہ نے انتہائی شائستہ لہجے میں روک روک کر مجھ سے کہا اسکا بدلاؤ مجھے الجھن میں ڈال رہا تھا کہاں وہ ٹام بوائے ٹائپ کی لڑکی کہاں یہ ..."...نہیں, نہیں بزی نہیں ہوں ابھی ابھی فری ہوئی ہوں اب بچوں کے اسکول سے آنے تک فری ہوں اور تم سناؤ کتنے بچے ہیں تمھارے اور کسی گزر رہی ہے زندگی ..."...میں نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا در حقیقت میں جاننا چاہ رہی تھی کے آخر ایسا کیا ہوا ہے جو فاطمہ جیسی ماڈرن لڑکی سر سے پاؤں تک یکسر بدل گئ ..."...اگر تم کل فری ہو تو میرے گھر آجاؤ مل کر بیٹھے گے پرانی یادوں کو تازہ کرے گے اور کوچنگ فرینڈز میں سے کسی سے کنٹیکٹ میں ہو تم...؟" ...

فاطمہ نے میری بات کو نظر انداز کر کے مجھے اپنے گھر مدعو کیا..."... تم اپنا ایڈریس
مجھے سینڈ کرو کل سن ڈے ہے- میں لگاتی ہوں انشاءاللہ تمھارے گھر کا چکر
..."... میں نے ہامی بھرتے ہوئے کہا(توار کا دن میرے ساس سسر میری اکلوتی نند
کے ساتھ گزارتے تھے اس لیے میں اپنے سارے باہر کے کام اتوار کو ہی نمٹاتی تھی
)..."... کافی دیر تک ہم کوچنگ سینٹر وہاں کی فرینڈز اور ٹیچرز کے بارے باتیں
کرتے رہے- میں نے نوٹس کیا میں جب بھی اس کی فیملی کے بارے میں بات کرتی وہ
کمال مہارت سے بات بدل دیتی جب اس نے ایک دو بار ایسا کیا تو میں نے بھی دوبارہ
پوچھنا مناسب نہیں سمجھا میں نے سوچا جب آمنے سامنے بیٹھے گے تو ہر بات کھل کر
سامنے آہی جائے گی باتوں کے دوران پتا ہی نہیں چلا وقت کا ڈور بیل کی آواز پر میں
نے جلدی سے فاطمہ کو اللہ حافظ کہا..."... ٹھیک ہے پھر کل ملتے ہیں تم اپنا ایڈریس
سینڈ کرو مجھے میرے بچے اسکول سے آ گئے ہیں اللہ حافظ..."... تھوڑی ہی دیر میں
فاطمہ کا مسیج آ گیا جس میں اس نے اپنا ایڈریس اور کل آنے کی تاکید کی تھی- اگلے دن
علی نے مجھے ظہر کی نماز کے بعد فاطمہ کے گھر ڈراپ کیا اور بچوں کو لے کر سی ویو چلے
گئے فاطمہ کے گھر سے تھوڑے ہی فاصلے پر سی ویو تھا فاطمہ کے گھر کی ڈور بیل دینے پر
وہاں بیٹھے چوکیدار نے مجھ سے پوچھا..."... آپ کھنک بی بی ہیں...؟... فاطمہ بی بی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کی دوست...؟"'...چوکیدار کے استفسار پر میں نے ہاں میں سر ہلایا تو اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور مجھے اندر جانے کا کہہ کر خود انٹر کام پر میرے آنے کی اطلاع دینے لگا فاطمہ کا گھر باہر سے جتنا حسین تھا اندر سے اس سے کہیں زیادہ حسین تھا۔گھر کے داخلی دروازے سے اندر جانے کے لئے سفید پتھروں سے راستہ بنایا ہوا تھا جو اندرونی دراوزے کے باہر ایک چبوترے کی سیڑھیوں تک جا رہا تھا جبکہ سیڑھیاں اور چبوترہ براؤن پتھر کا بنا ہوا تھا اور دیکھنے میں ایسا گمان ہوتا تھا جسے درخت کی لکڑی کاٹ کر بنایا گیا ہے جبکہ دونوں اطراف میں خوبصورت لان تھے میں کیونکہ خود پودوں کی بہت شیدائی تھی اس لئے لان میں لگے ہوئے طرح طرح کے پھولوں کی خوشبوں مجھے اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔کچھ آسمان پر چھائے ہوئے بادلوں نے ماحول کو مزید خوبصورت بنادیا تھا..."...اسلام علیکم..."......فاطمہ نے میرے نزدیک آکر مجھے سلام کیا اور آگے بڑھ کر گلے لگا لیا..."...اکیلے آئی ہو کھنک بچوں کو نہیں لائی..."...مجھے اکیلا دیکھ کر اس نے پوچھا اور اندرونی دروازہ کھول کر مجھے لے کر اندر داخل ہوگئی۔اندر انتہائی قیمتی اور خوبصورت ساز و سامان سے آراستہ لاؤنج چیخ چیخ کر اس گھر کے مکینوں کے ذوق اور اعلیٰ معیار کی ترجمانی کر رہا تھا۔یہ سب چیزیں میری حیرانگی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔جس لڑکی کا بیلنس شیٹ پر کبھی بیلنس نہیں آیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس کی زندگی ہمیشہ عدم توازن کا شکار رہی آج اس کی زندگی اتنی بیلنس کیسے ہو گئی تھی۔اس کے بات کرنے میں اتنا سلیقہ اس کے پہناوے میں اس کے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے میں اتنا توازن ان سب چیزوں نے مجھے بہت زیادہ متجسس کر دیا تھا..."...کھنک کھنک, کھنک..."...فاطمہ کے پکارنے پر میں اپنی سوچوں سے باہر آئی اور اس کی طرف متوجہ ہو گئی..."...کہاں کھو گئی کھنک کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے..."...فاطمہ نے مجھے سوچوں میں گم دیکھ کر کہا اور لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود میرے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی..."...فاطمہ ساری باتیں چھوڑوں مجھے صرف اتنا بتاؤ تم میں اتنا بڑا چینج کیسے آ گیا تم ایسی تو نہ تھی..."...بلآخر میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور میں نے فاطمہ سے پوچھ ہی لیا..."...بس یار یہ سب اللہ کے فیصلے ہیں جسے چاہے عرش سے اٹھا کر فرش پر پٹخ دے اور جسے چاہے فرش سے اٹھا کر عرش پر بٹھا دے..."...فاطمہ نے ہلکی سی مسکراہٹ سے مجھے میری بات کا جواب دیا..

..."یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے

یہ بڑے نصیب کی بات ہے"....

فاطمہ نے کلام پڑھتے ہوئے مجھے دیکھا اور کھانے کے لوازمات سے بھری ٹرالی میرے

نزدیک کر کے میرے لیے کھانے کی چیزیں پلیٹ میں نکالنے لگی..."...یار بس زیادہ مت نکالو آج سن ڈے تھا اس لیے دیر سے ناشتہ کیا ہے بلکل بھی بھوک نہیں ہے اور ویسے بھی سن ڈے کو علی ہمیں باہر ڈنر کرواتے ہیں اس لیے پیٹ میں ڈنر کے لیے بھی تو گنجائش رکھنی ہے...."...یہ کہتے ہوئے میں نے ایک چکن چیز بال اور ہاف گلاس کولڈرنک لی علی اور بچوں کے ذکر پر مجھے بے ساختہ فاطمہ کی فیملی کا خیال آیا

..."...اور شاہ رخ خان بھائی کسے ہیں؟اور کتنے بچے ہیں تمھارے...؟"...میں نے جان بوجھ کر شاہ رخ کو شاہ رخ خان کہا کوچنگ میں ہم سب فرینڈز فاطمہ کے منگیتر کو شاہ رخ خان کہے کر پکارتے تو فاطمہ چڑ جاتی تھی اور با قاعدہ چیئر پر کھڑے ہو کر غصے سے سرخ چہرہ لئے تپ کر کہتی..."...خبر دار جو کسی نے شاہ رخ کو شاہ رخ خان کہا میرا شاہ رخ تو کئی گنا زیادہ ہینڈ سم ہے شاہ رخ خان سے..."...اور ہم سب دوستیں اس کے دیوانگی پر ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر رہ جاتے تھے مجھے اچھی طرح سے یاد ہے...بی-کام کے فائنل ایگزمز کے بعد میں اور فاطمہ انگلش لینگوتج کی پروفیشنل کلاسز لے رہے تھے-ان دنوں فاطمہ بہت زیادہ اپ سیٹ رہا کرتی تھی بیٹھے بیٹھے رونے لگتی تھی اس کی بات شاہ رخ سے شروع ہو کر شاہ رخ پر ہی ختم ہوتی تھی جس سے مجھے اتنا اندازہ ہو گیا تھا کہ شاہ رخ ابھی سی-اے کر رہا ہے اور ساتھ میں جاب بھی کر رہا ہے

جس کی وجہ سے وہ فاطمہ کو پہلے جیساٹائم نہیں دے پارہا یہ ہی وجہ ہے کہ وہ بہت زیادہ چڑچڑی ہو گئی ہے اور بات بات پر رونے لگتی ہے......ایک بار ہم لوگ سینٹر سے باہر کھڑے سڑک پر اپنی مطلوبہ بس کا انتظار کر رہے تھے۔ کہ اسی دوران ایک جمعدارنی روڈ پر جھاڑوں لگاتی ہوئی ہمارے پاس سے گزری تو بے ساختہ فاطمہ کے الفاظ میرے کانوں سے ٹکرائے..."...کھنک اگر کوئی مجھ سے یہ کہے کہ اس جمعدارنی کی جگہ تم یہاں جھاڑوں لگاؤ تو تمھیں اتنے پیسے ملے گے تو میں بغیر کسی توقف کے جھاڑوں لگانے لگو نگی..."...فاطمہ کی بات پر میں نے حیرانگی سے اسے دیکھا کیونکہ فاطمہ کا ایک اچھی کھاتی پیتی فیملی سے تعلق تھا پھر اس طرح کی باتیں چہ معنی دارد اتنے میں ہمارے روٹ کی بس آگئی اور ہم اس میں بیٹھ گئے بس میں بیٹھنے کے بعد میرے پوچھنے پر فاطمہ نے بتایا کے شاہ رخ کے مالی حالات بہت خراب ہیں جس کی وجہ سے اسٹڈی کے دوران اسے دو دو نوکریاں کرنا پڑ رہی ہیں یہ ہی وجہ ہے کہ وہ سی اے پاس نہیں کر پارہا اور ہماری شادی اس کے سی-اے کرنے کے بعد ہو گی..."...میں نے صرف شاہ رخ کے لیے ٹیوشن پڑھانا شروع کیا ہے تاکہ اس کی فائننشلی ہیلپ کر سکوں ہر مہینے ٹیوشن سے کمائی ہوئی ساری رقم میں اسے دے دیتی ہوں میں اس سے زیادہ اس کے لئے کچھ نہیں کر پارہی میرے شاہ رخ کو میری ضرورت ہے..."...یہ کہہ کر وہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا کر رونے لگی اس کے اس طرح رونے پر آس پاس کے لوگ ہماری طرف متوجہ ہو گئے......وہ ایسی ہی تھی اپنے آس پاس کے ماحول سے بے خبر اسے اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ لوگ کیا کہے گے اس کو مستقل روتا دیکھ کر میں نے سائیڈ پر بس رکوائی اور رکشہ کر کے پہلے اسے اس کے گھر ڈراپ کیا پھر اپنے گھر آ کر کافی دیر تک امی سے اس کے بارے میں باتیں کرتی رہی میری ساری باتیں سننے کے بعد امی نے صرف اتنا کہا...‘‘...مرد کے پاس عورت کو دینے کے لیے کچھ ہو یا نہ ہو لیکن اس کے پاس غیرت اور عزت ضرور ہونی چاہیے عورت کو دینے کے لیے محبت کے بغیر گزارا ہو جاتا ہے لیکن بے عزتی اور بے غیرت مرد کے ساتھ گزارا کرنا انتہائی مشکل ہے تمہاری باتوں سے لگتا ہے کہ شاہ رخ ایک بے غیرت مرد ہے اور بے غیرت مرد سے وفا کی امید رکھنا نادانی کے سوا کچھ نہیں اللہ اس بچی کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور اسے ہدایت دے آمین...‘‘...یہ کہے کر امی عصر کی نماز پڑھنے چلی گئی_

..."کھنک ان سے ملو یہ میری بیٹی زینب ہیں..."...فاطمہ کی آواز پر میں نے ماضی کی کھڑکی کو بند کیا اور حال میں واپس آ گئی جہاں فاطمہ دس بارہ سال کی گہری سانولی رنگت

لیکن پر کشش نقوش والی بچی سے مجھے ملوا رہی تھی۔ مجھے محسوس ہوا جسے وہ شاہ رخ کے بارے میں بات کرنے سے گریز کر رہی ہے یہ چیز میرے لئے کافی حیران کن تھی دوسری طرف زینب کو دیکھ کر میری حیرانگی میں مزید اضافہ ہو گیا کیونکہ شاہ رخ اور فاطمہ دونوں خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھے شاہ رخ کیونکہ فاطمہ کا خالہ زاد تھا اور فاطمہ کی چھوٹی بہن کی شادی پر میں نے اس کے پورے خاندان کو دیکھا تھا سب ہی پریوں کے دیس کے باسی لگ رہے تھے تو پھر یہ زینب کس پر چلی گئی..."... کھنک کسی لگی میری بیٹی تمھیں یہ بہت ذہین ہے نہ صرف تعلیم کے میدان میں بلکہ کھیل کود میں بھی ہمیشہ اول ہی آتی ہے..." ...فاطمہ کی آواز پر میں ایک بار پھر اپنی سوچوں کی دنیا سے باہر آ گئی بیٹی کے لئے فاطمہ کے لہجہ میں بے تحاشہ محبت بول رہی تھی یوں ہی ادھر ادھر کی باتوں میں وقت کا پتا ہی نہیں چلا اور علی مجھے لینے کے لیے آ گئے۔ فاطمہ اور زینب مجھے دروازے تک چھوڑنے کے لیے آئیں تو لاؤنج سے باہر نکلتے وقت میری نظر بائیں جانب پڑی جہاں لکڑی کا بہت خوبصورت فریم دیوار پر آویزاں تھا جو دیکھنے میں بلکل کسی درخت کے جیسا تھا اور اس کی ہر شاخ پر فیملی ممبرز کی تصاویر لگی ہوئی تھیں انہیں تصاویر میں ایک تصویر ایسی تھی جس نے لمحہ بھر کے لئے مجھے دم بخود کر دیا اس تصویر میں ایک طرف فاطمہ کھڑی تھی اور ایک طرف زینب سے ملتا جلتا تقریباً چالیس

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سال کا ایک مرد کھڑا تھا جبکہ زینب ان دونوں کے درمیان کھڑی شرارتی نظروں سے فاطمہ کی طرف دیکھ رہی تھی یہ ایک مکمل فیملی پکچر تھی جس نے مجھے منٹ کے ہزارویں حصے میں یہ سمجھا دیا تھا کہ فاطمہ شاہ رخ کے ذکر کو نظر انداز کیوں کر رہی تھی......

ڈنگ ڈونگ ڈنگ ڈونگ کوئی بہت بے صبری سے ڈور بیل بجا رہا تھا کھنک نے جھنجھلا کر پاس بیٹھے چھوٹے بھائی کو دیکھا جو حسب معمول کانوں میں ہیڈ فون لگائے لیپ ٹاپ میں کھویا ہوا تھا اور اس وقت گھر میں ان دونوں کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا اور ڈور بیل تھی کے متواتر بجے جا رہی تھی بادل نخواستہ کھنک کو دروازہ کھولنے جانا پڑا...

"...بہت معذرت ہمارے گھر کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہے..."... کھنک نے دروازہ کھول کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر کہا جو عام سے حلیے میں ایک کندھے پر بیگ ڈالے کھڑی تھی اور دیکھنے میں پولیو ور کر لگ رہی تھی کیونکہ ہر مہینے پولیو ور کر ان کے گھر چھوٹے بچوں کی موجودگی کا سمجھ کر آجاتی تھی یہ ہی وجہ تھی کہ کھنک نے اس لڑکی کے بولنے سے پہلے ہی معذرت کر لی..."...ارے یار پہچانا نہیں مجھے میں فاطمہ تمھاری کوچنگ فرینڈ..."...اس لڑکی کے کہنے پر کھنک نے اس بار ذرا غور سے اس لڑکی کا چہرہ

دیکھا..."...اوہ سوری فاطمہ آؤ اندر آؤ وہ دراصل پولیو ور کرز ہر مہینے آجاتی ہیں نہ تو اس لیۓ خیر تم سناؤ کیسی ہو اور تمھارا بی-کام کا رزلٹ کیسا آیا اور تم ذرا مجھے یہ تو بتاؤ اتنے عرصے سے کہاں غائب ہو تمھارا نمبر بھی بند جا رہا تھا تمھارے گھر بھی دو تین بار گئی وہاں بھی تالہ لگا ہوا تھا اور یہ تم نے اپنا حلیہ کیا بنایا ہوا ہے انتہائی ماڈرن اور فیشن ایبل لڑکی اس وقت ماسی لگ رہی ہے سب خیر تو ہے کہیں شاہ رخ بھائی نے بے وفائی تو نہیں کر دی تمھارے ساتھ جو تم لیلی بنی گھوم رہی ہو..."...میں نے آخری جملہ شرارت سے اسے چھیڑتے ہوئے کہا..."...اللہ کا واسطہ ہے کھنک تھوڑی سانس لے لو ورنہ رک جائے گی..."...میرے ایک ہی سانس میں اتنے سوال کرنے پر میرے چھوٹے بھائی احمد نے مجھے چھیڑا اور ہاتھ کے اشارے سے فاطمہ کو سلام کیا...

"...اپنی بکواس بند کرو اور ڈوب مرو اس لیپ ٹاپ میں گھر میں بھائی کے ہوتے ہوئے بہن دروازہ کھولنے جا رہی ہے..."...میں نے احمد کو شرم تو اسے دلائی جسے اس کے ہوتے ہوئے میں اکیلے جنگ جیت کر آ رہی ہوں اور فاطمہ کو لے کر ڈرائنگ روم میں آ گئی ہم بہن بھائی کی نوک جھونک پر فاطمہ بھی بے ساختہ قہقہہ لگا کر ہنس دی اور میرے ساتھ والے صوفے پر ہی بیٹھ گئی..."...کھنک میں تمہیں تمھارے سارے سوالات کے جوابات دو نگی پہلے تم مجھے کھانا کھلاؤ صبح میں بغیر ناشتے کے گھر

سے نکلی تھی اب میرا بھوک سے دم نکل رہا ہے..."... ٹھیک ہے تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لے کر آتی ہوں..." ... جسے ہی میں نے کھانا لگایا وہ انتہائی رغبت سے کھانا کھانے لگی اس کو کھاتا دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ صبح سے نہیں کئی دنوں سے بھوکی ہے دیکھنے میں بھی وہ کافی کمزور اور پیلی دیکھ رہی تھی..."... اچھا بابا دیتی ہوں تمھیں تمھارے سارے سوالات کے جوابات..."... مجھے اپنے جانب دیکھتے ہوئے حسب عادت فاطمہ نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور آنکھ مار کر مجھ سے کہا وہ اسی ہی تھی مست مگن ٹائپ کی تھی اسے اس چیز سے کوئی سروکار نہیں تھا کہ لوگ کیا کہیں گے ..."... جس لڑکی کا بی-کام کے دو سالوں میں کبھی بیلنس شیٹ کا بیلنس نہ آیا ہو جس نے اسٹیٹس کو پورے سال یہ کہے کر لفٹ نہ کرائی ہو کے اس میں ساری کہانی ہی فارمولوں کی ہی تو ہے اسے لاسٹ ٹائم پر رٹا لگا لو نگی اور رہی بات تھیوری کی تو اس سے تو بئی فاطمہ کا ہمیشہ سے ہی چھتیس کا آکڑا رہا ہے باقی آپ خود سمجھدار ہیں بس یہ سمجھ لیں کے فیل ہوتے ہوتے بچی ہوں...اور انگلش لینگوتج کی کلاسز میں نے بیچ میں اس لئے چھوڑ دی تھی کہ جناب میری شادی ہو گئی ہے شاہ رخ سے اور جہاں تک بات ہے موبائل نمبر کی تو میرے پاس اب کوئی موبائل نہیں ہے اور گھر پر میرے اس لئے تالا لگا ہوا ہے کہ مما، پاپا سعودیہ شفٹ ہو گئے ہیں میری شادی کے فوراً بعد ایک بہن

اسلام آباد میں ہوتی ہے ایک سعودیہ میں ہوتی ہے اس کی شادی میرے چچا کے بیٹے سے ہوئی ہے تمھیں تو پتا ہے میری پوری دودھیال سعودیہ میں ہے..."...اپنی بات پوری کر کے وہ مجھے اسے دیکھنے لگی جسے کہہ رہی ہو بس یا کچھ اور...''...کیا تمھاری شادی ہو گئی اور تم نے بلانا تو دور کی بات بتایا تک نہیں..."...میں نے مصنوعی خفگی سے اسے گھورا..."...میں نے کورٹ میرج کی ہے میری شادی میں میری فیملی بھی شریک نہیں ہوئی ہے بقول میرے گھر والوں کے میں شاہ رخ کی محبت نہیں ضرورت ہوں جس دن مجھ سے وابسطہ اس کی سب ضروریات پوری ہو جائے گی وہ اس دن مجھے چھوڑ دے گا..."...یہ کہتے ہوئے میں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں گو مگو کی سی کیفیت تھی...''...تم خوش تو ہو نا...؟.........شاہ رخ بھائی تمھارا خیال تو رکھتے ہیں نا...''...گو کہ فاطمہ کی ظاہری کیفت اس کے حالت کی بھرپور عکاسی کر رہی تھی پھر بھی نہ جانے کیوں میں نے ایک آس سے پوچھا...''...ہاں یار میں بہت خوش ہوں شاہ رخ میرا بہت خیال رکھتا ہے-آخر اس کی بچپن کی محبت ہوں میں ...''...فاطمہ نے مسکراتے ہوئے کہا...''...لیکن تمھاری حالت سے کہیں سے نہیں لگتا کے تم سہاگن ہو عجیب بدحال سی لگ رہی ہو...''...نہ چاہتے ہوئے بھی میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا...''...بس کچھ دنوں کی بات ہے شاہ رخ کا سی-

اے ہو جائے تو پھر تم دیکھنا میرے ٹھاٹ باٹ..."... فاطمہ کے لہجے میں شاہ رخ کی محبت کا غرور بول رہا تھا میں نے دل ہی دل میں اسے ڈھیروں دعائیں دے ڈالی...

"...مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی فاطمہ تمھاری منگنی تو بہت دھوم دھام سے ہوئی تھی جس میں پورا خاندان شامل تھا تمھارا پھر اچانک ایسا کیا ہوا کے تمھیں کورٹ میرج کرنا پڑ گئی..."... مجھے اس کی کورٹ میرج والی بات کچھ ہضم نہ ہوئی تو اپنی الجھن سلجھانے کے لئے میں نے اس سے پوچھ ہی لیا..."... میرے گھر والوں کو اس کی نیت پر شک تھا کہ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا بقول ان کے منگنی کے دس سالوں میں شاہ رخ سر سے پاؤں تک بدل چکا ہے یہ وہ والا شاہ رخ نہیں رہا ہے جس سے ان لوگوں نے میری منگنی کی تھی جبکہ آنٹی لوگ اس شادی کے اس لئے خلاف تھے کیونکہ شاہ رخ کچھ کماتا نہیں تھا اور وہ لوگ شاہ رخ کے ساتھ ساتھ اس کے بیوی بچوں کو نہیں پالنا چاہتے تھے اور میں اپنی دس سالہ محبت کو چھوڑ نہیں سکتی تھی بس یہ ہی وجہ تھی کورٹ میرج کرنے کی..."... اس کی باتوں سے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا بس شاہ رخ ہی اس کے لئے پوری دنیا ہے جو اسے مل گیا..."... اچھا یار اب میں چلتی ہوں بہت شکریہ اتنا مزے کا کھانا کھلانے کے لئے..."... اس نے دوپٹے کو ہمیشہ کی طرح لاپرواہی سے گلے میں ڈالا اور بیگ شولڈر پر سیٹ کر کے اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی...

"...ارے ارے ایسی بھی کیا جلدی ہے جانے کی اپنا کوئی کونٹیکٹ نمبر یا گھر کا ایڈریس تو دیتی جاؤ میری شادی ہے اس مہینے کی اٹھارہ کو کارڈ کیسے پہنچاؤ نگی تم تک..."...اس کے اس طرح اچانک اٹھ جانے پر میں نے بوکھلا کر کہا..."...ڈونٹ یو وری بے بی اب تو میرا آنا جانا لگا ہی رہ گا تمھارے گھر تمھارے گھر کے سامنے والی اسٹریٹ پر لائن سے جو اسکول بنے ہوئے ہیں اس میں سے ایک اسکول میں مجھے جاب مل گئی ہے اور رہی بات شادی کی اس میں تو میں لازمی شریک ہو نگی تم میرا کارڈ سنبھال کر رکھنا کسی دن اسکول سے واپسی پر میں خود لے جاؤ نگی کارڈ..."...یہ کہتے ہوئے اس نے مجھے گلے لگا کر میرے گال پر بوسہ دیا اور اللہ حافظ کہہ کر دروازہ کھول کر باہر نکل گئی

..."...کن سوچوں میں گم ہو چلی گئی تمھاری دوست..."...مجھے دروازے پر گم سم دیکھ کر احمد نے میرے چہرے کے سامنے ہاتھ کر کے چٹکی بجائی تو میں نے اس کو گھور کر دیکھا اور ڈرائینگ روم سمیٹنے لگی ٹیبل کے اوپر سے کھانے کے برتن اٹھاتے وقت میری نظر ایک سفید رنگ کے لفافے پر پڑھی جو کسی کلینک کا لگ رہا تھا اس لفافے کے اوپر مسز شاہ رخ بہت واضح لکھا ہوا تھا لفافہ شاید بے دھیانی میں اس کے بیگ سے نکل کر باہر گر گیا تھا میں نے کسی انجانے خوف سے گھبرا کر کر جلدی سے لفافہ کھولا تو اس میں موجود رپورٹ نے مجھے نہ صرف حیران کیا بلکہ میں پریشان بھی ہو گئی اس رپورٹ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے مطابق فاطمہ تین ماہ کی حاملہ تھی اس حالت میں تو اسے آرام اور اچھی خوراک کی ضرورت تھی اور وہ اس حال میں مئی کی چلچلاتی دھوپ اور شدید گرمی میں بغیر ناشتہ کئے جاب کے لئے ماری ماری پھر رہی تھی......

اور کیسی رہی ملاقات...؟... تمھاری دوست تو بہت امیر ہے..."...فاطمہ کے گھر سے مجھے پک کرتے ہوئے علی نے شرارت سے کہا...“...میری جب سے فاطمہ سے دوستی ہوئی ہے جب سے میں اس کی زندگی کے اتار چڑھاؤ پر مستقل حیران ہی ہو رہی ہوں اور آج کی ملاقات نے مجھے مزید حیرت میں ڈال دیا ہے...”...گاڑی میں بیٹھ کر سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے میں نے علی سے کہا...“...مما آپ کو پتا ہے آج ہم لوگوں نے بہت انجوائے کیا اور پاپا ہمیں پلے لینڈ بھی لے کر گئے تھے...”...اس سے پہلے علی اور میں فاطمہ کے حوالے سے کوئی بات کرتے میرے سب سے چھوٹے بیٹے نے مجھے خوش ہوتے ہوئے بتایا...“...اور ہم نے آئس کریم بھی کھائی تھی...”...ننھی مناہل نے بھی خوشی سے تالیاں بجاتے ہوئے کہا...“... مما آپ ہر سنڈے اپنی فرینڈ کے گھر آیا کرے نا تاکہ ہم بھی ہر سن ڈے پلے لینڈ جائے..."...بچے کافی خوش دیکھ رہے تھے آج کی آؤٹنگ سے...میں بھی بچوں کی طرف پوری طرح سے متوجہ ہو گئی

ڈنر کے بعد علی ہمیں لونگ ڈرائیو پر لے گئے (واپسی میں ہر سنڈے کی طرح ساس سسر کو نند کے گھر سے پک کیا) واپس آتے آتے ہمیں اچھی خاصی دیر ہو گئی تھی بچے گاڑی میں ہی سو گئے تھے لیکن بچوں اور علی کے ساتھ ایک خوبصورت دن گزارنے کے باوجود فاطمہ مستقل میرے سر پر سوار رہی......

موسم صبح سے ہی بہت خوشگوار ہو رہا تھا کبھی ہلکی پھلکی پھوار موسم کو مزید دلفریب کر دیتی تو کبھی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا رگ جان میں ایک خوش کن احساس بیدار کر دیتا موسم کی دل فریبی نے مجھے بے چین سا کر دیا میں نے جلدی جلدی اپنے کام نمٹائے اور چھت کی طرف دوڑ لگا دی مبادا موسم اپنی خوشگواریت لپیٹ کر اڑن چھو نہ ہو جائے کراچی میں موسم کا ویسے بھی کچھ پتا نہیں ہوتا اتنا خوبصورت موسم شاذ و نادر ہی کراچی والوں کو دیکھنا نصیب ہوتا ہے...... چھت پر قدم رکھتے ہی موتیے اور چنبیلی کے پھولوں کی ملی جلی خوشبو نے میرا استقبال کیا اپنے ذوق کی تسکین کے لئے میں نے چھت پر طرح طرح کے پھولوں کا ایک چھوٹا سا باغیچہ بنا دیا تھا جو ہر وقت پھولوں کی خوشبوؤں سے مہکتا رہتا تھا ابھی میں اپنے بنائے ہوئے باغیچے کی مسحور کن خوشبو کو محسوس ہی کر رہی تھی کہ

مجھے اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی میں نے پلٹ کر دیکھا تو میرے پیچھے فاطمہ کھڑی تھی مجھے اس طرح اسے اپنے پیچھے دیکھ کر بلکل بھی حیرانگی نہیں ہوئی کیونکہ مجھے پھولوں سے اپنی دیوانگی کا پتا تھا یقیناً اس نے ڈور بیل بجائی ہوگی امی ابو میں سے کسی نے دروازہ کھولا ہوگا اس نے اپنا تعارف کروایا ہوگا اور میرے سادہ لوح ساس سسر نے اسے سیدھا میرے پاس اوپر بھیج دیا ابھی اگر علی گھر پر ہوتے تو میری اچھی خاصی کلاس ہو چکی ہوتی شہر کے حالات کے مد نظر علی خود بھی بہت احتیاط کرتے تھے اور مجھے بھی سخت تاکید تھی احتیاط کرنے کی......"...وہاں بھئی کیا زبردست لان بنایا ہوا ہے تم نے چھت پر کتنے خوبصورت رنگ برنگے پھولوں کی بہار چھائی ہوئی ہے...."...فاطمہ نے موتیے کے پھولوں کے نزدیک جا کر ان کو پیار سے چھوا اور گہری سانس لے کر ان کی خوشبوں اپنے اندر اتارنے لگی..."...یااللہ تیرا شکر کے تم خود آ گئی تمھیں اندازہ بھی ہے کچھ میں کتنی زیادہ بے چین ہو رہی تھی تم سے ملنے کے لئے چلو نیچے چل کر بیٹھ کر سکون سے باتیں کرتے ہیں..."...میں نے فاطمہ سے اپنی خوشی اور بے چینی کا اظہار کرتے ہوئے اسے نیچے چلنے کے لئے کہا کیونکہ موسم کے تیور بتا رہے تھے کے بادل کبھی بھی برس جائے گے..."...مجھے اندازہ ہے تمھاری بے چینی کا اسی لئے خود چل کر تمھارے گھر آ گئی اور ہم یہاں ہی بیٹھے گے بھلا اتنا

خوبصورت موسم اور رنگ برنگے پھولوں سے مہکتے ہوئے ماحول کو چھوڑ کر ڈرائنگ روم کے گھٹن زدہ ماحول میں جانے کی کیا ضرورت ہے..." فاطمہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی موتیے کے گملوں کے پاس جا کر بیٹھ گئی..." سب سے پہلے تو میں تمھیں یہ بتادوں کے میرے شوہر کا نام شاہ رخ خان نہیں فاخر ہے اور میں الحمداللہ اپنے شوہر سے نہ صرف محبت کرتی ہوں بلکہ ان کی بے تحاشہ عزت بھی کرتی ہوں اور سب سے بڑی بات یہ کہ میں اپنے شوہر کی وفادار بھی ہوں اس لئے مجھے شدید ناگوار گزرتا ہے جب کوئی مجھ سے شاہ رخ کا ذکر بھی کرتا ہے میرا شاہ رخ سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ میرا انتہائی تکلیف دہ ماضی کے سوا کچھ نہیں ہے جسے میں کبھی بھول کر بھی یاد نہیں کرنا چاہتی اس لئے میں نے سوچا تمھیں آج سب کچھ بتادوں تاکہ تم آئندہ شاہ رخ کا ذکر کر کے مجھے اذیت نہ پہنچاؤں..." میرے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی فاطمہ نے بغیر کسی تمہید کے بولنا شروع کر دیا..." تمھیں یاد ہے کھنک میں ایک بار تمھارے گھر آئی تھی اس وقت میں حاملہ تھی لیکن میں نے یہ بات شاہ رخ سے چھپائی تھی کیونکہ شادی کے تین سالوں میں اللہ نے تین بار مجھ پر اپنا کرم فرمایا تھا لیکن ہر بار شاہ رخ مجھے سرکاری ہسپتال میں لے جا کر پھینک دیتا تھا یہ کہہ کر کے ہم ابھی بچہ افورڈ نہیں کر سکتے اور یوں ہر بار دنیا میں آنے سے پہلے ہی میرے بچے اپنے باپ کے ہاتھوں قتل ہو جاتے

تھے..."...فاطمہ نے زور سے اپنی آنکھیں بند کی جیسے وہ دوبارہ ذہنی, جذباتی اور جسمانی طور پر اس تکلیف سے گزر رہی ہوں جو بار بار دوران ابارشن اسے سہنا پڑتی تھی.........

"یاد ماضی عذاب ہے یارب......

چھین لے مجھ سے حافظہ میرا"

..."جب میں تمھارے گھر آئی تھی میں دو دن کی بھوکی تھی شاہ رخ دو دن سے اپنے ماں باپ کے گھر تھا کیونکہ شادی کے وقت شاہ رخ نے یہ شرط رکھی تھی کہ جب تک اس کا سی-اے مکمل نہیں ہو جاتا میں جاب کرونگی اور وہ صرف پڑھے گا تاکہ مستقبل میں ہم دونوں میاں بیوی خوشگوار زندگی گزارے اور میں عقل کی اندھی اس کے عشق میں اتنا ڈوب چکی تھی کہ اپنے ماں باپ کے بے حد سمجھانے کے باوجود ان کے خلاف جا کے شاہ رخ سے کورٹ میرج کر لی اور اپنا سارا زیور اسے تھما دیا زیور سے حاصل ہونے والی رقم سے شاہ رخ نے ایک کمرے کا پورشن کرائے پر لے لیا اور گھر کا ایڈوانس اور گھر کا ضروری سامان خریدنے میں سارے پیسے خرچ کر دیے اب گھر کے دوسرے اخراجات اور پیٹ کا ایندھن بھرنے کے لیے میرے لئے جاب ناگزیر

تھی-لیکن میری تنخواہ مہینہ ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی تھی اور مہینے کے آخر میں جب فاقوں کی نوبت آتی تو شاہ رخ اپنے گھر چلا جاتا تھا کیونکہ اسے بھوک برداشت نہیں ہوتی تھی اور خالی پیٹ وہ پڑھ نہیں سکتا تھا اور ہمارے بہتر مستقبل کے لیے اس کا پڑھنا بہت ضروری تھا..."...فاطمہ نے تلخی سے مسکراتے ہوئے کہا...“...اور میں اس کے عشق میں ایسی گرفتار تھی کہ مجھے کبھی اس میں کوئی برائی نظر ہی نہیں آئی یہ وہ وقت تھا جب میں گھر میں اکیلی بھوکی پیاسی بیٹھی اپنے اور شاہ رخ کے بہتر مستقبل کے سہانے خواب بنتی رہتی تھی ماں, باپ, بہنیں سب نے مجھ سے قطع تعلق کر لیا تھا مالک مکان اچھی خاتون تھی اور میری حالت سے بہت اچھے سے واقف بھی تھی ایک وہ ہی تھی جن سے میں اپنے دل کی ہر بات کر لیا کرتی تھی خاص طور پر جب میں فاقے سے ہوتی تھی تو وہ مجھے کھانا بھیج دیا کرتی تھی لیکن وہ دو دن سے اپنے بھائی کے گھر گئی ہوئی تھی ان کی بھاوج کی طبیعت خراب تھی ایک تو پریگننسی اور دوسری طرف دو دن کا فاقہ میری حالت غیر کر رہا تھا میں نے سوچا گھر میں فاقے سے مرنے سے بہتر ہے کہ میں کوئی پارٹ ٹائم جاب ڈھونڈ لوں تاکہ اپنے اور آنے والے بچے کو ان فاقوں سے بچا سکوں بس یہ ہی سوچ کر میں تمھارے گھر کے نزدیک بنے ہوئے اسکولز میں پارٹ ٹائم کوچنگ کی جاب کے لئے آئی تھی تو مجھے اچانک تمھارا خیال آ گیا اور میں تمھارے

گھر آگئی جب میں بھوکے ندیدوں کی طرح تمھارے گھر کھانا کھارہی تھی مجھے اس وقت تمہاری آنکھوں میں الجھن دکھائی دی تھی لیکن اس وقت جو حالت تھے وہ میں تمھیں بتا نہیں سکتی تھی ورنہ تم بھی شاہ رخ کو برا بھلا کہتی جسے سارا زمانہ کہتا تھا اور مجھے شاہ رخ کی برائی برداشت نہیں تھی..."...اس دوران فاطمہ مستقل روتی جارہی تھی میں نے اسے درمیان میں ٹوکنا مناسب نہیں سمجھا اچھا تھا کہ وہ اپنے دل کا ہر دکھ آج آنسوؤں کے ساتھ بہادے...

میں تمھارے گھر سے اپنے گھر بہت خوشی خوشی واپس آئی تھی ایک تو اتنے عرصے بعد کسی اپنے سے ملاقات پھر پیٹ بھر کر کھانا، پریگننسی، پارٹ ٹائم جاب کا مل جانا ان سب نے مجھے ایک دم سے فریش کردیا تھا گھر پہنچی تو شاہ رخ کو اپنا منتظر پایا جو میرے لئے بڑا حیران کن تھا کیونکہ آج یکم نہیں تھی اور مجھے تنخواہ یکم پر ملتی تھی اور شاہ رخ ہمیشہ یکم کے بعد ہی آتا تھا جب اسے یقین ہوجاتا تھا کہ راشن آگیا ہوگا کرایہ ادا ہوچکا ہوگا بل بھر دیئے گئے ہونگے..."...فاطمہ کے منہ سے الفاظ نہیں دکھ اور اذیت ٹپک رہی تھی اس دوران ہلکی ہلکی پھوار شروع ہوگئی کھنک نے وہاں سے اٹھنا چاہا تو فاطمہ نے اسے ہاتھ پکڑ کر دوبارہ اپنے پاس بیٹھالیا..."...کب سے انتظار کررہا ہوں کہاں تھی

تم ٹائم نہیں ہے میرے پاس مجھے کہیں جلدی پہنچنا ہے شاہ رخ نے مجھے گھر میں داخل ہوتا دیکھ کر جس لہجے میں مجھ سے بات کی تھی اس نے مجھے ٹھٹکا دیا تھا میری چھٹی حس میں کسی انہونی کے ہونے کا الارم زور زور سے بجنے لگا تھا..."...کیا ہوا سب خیریت تو ہے میں نے اپنے دماغ میں بجنے والا خطرے کے الارم کو نظرانداز کر کے شاہ رخ سے پوچھا اور اس کے برابر میں جا کر بیٹھ گئی..."...امی ابو نے میری شادی طے کر دی ہے انعم (شاہ رخ کی چھوٹی بہن) کی دوست صالحہ سے میں آج اپنا سامان لینے آیا ہوں یہاں آج سے ہمارے راستے علحدہ علحدہ ہیں تم بھی اپنا کوئی بندوبست کر لو یہ طلاق کے کاغذات ہیں میں نے تمھیں طلاق دے دی ہے تمہارے لئے بہتر یہ ہی ہو گا کہ تم خالہ خالو کے پاس سعودیہ چلی جاؤ...

"کیا تقدیر نے چنوائے تھے اسی لیے تنکے

بن جائے نشیمن تو کوئی آگ لگا دے"....

..."""اس وقت مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے صور اسرافیل پھونکا جا رہا ہے جسے قیامت آ گئی ہو زمین میرے پاؤں سے نکل گئی ہو آسمان میرے اوپر آ گرا ہو..."...آئی ایم پریگننٹ..."...میں بولنا تو بہت کچھ چاہ رہی تھی لیکن میرے منہ سے نکلنے والے یہ

الفاظ نہ صرف مجھے حیران کر گئے بلکہ میرے پاکدامنی کو بھی داغ دار کر گئے اگلے ہی پل شاہ رخ کا ہاتھ مجھ پر اٹھا اور اٹھتا ہی چلا گیا اس نے مجھ پر لاتوں اور گھونسوں کی بارش کر دی میں تڑپتی رہی چیختی رہی چلاتی رہی لیکن اس نے میری ایک نہ سنی اس پر تو جسے بھوت سوار ہو گیا تھا غیرت کا وہ اپنی ہی اولاد کو جو ابھی اس دنیا میں بھی نہیں آئی تھی انتہائی گھٹیا اور غلیظ القابات سے پکار رہا تھا...''...میں جانتا تھا تجھ جسی عورت جو کسی غیر مرد کے لئے اپنے ماں باپ کی عزت داؤ پر لگا سکتی ہے جو نکاح کے بغیر دس سال تک صرف منگنی کے نام پر میرے ساتھ وقت گزار سکتی ہے اس کے لئے شوہر کی موجودگی میں کسی غیر مرد کے ساتھ منہ کالا کرنا کونسی بڑی بات ہے...."...اس کے الفاظ تھے یا کوئی پگھلا ہوا سیسہ جو میرے کانوں میں اتر کر مجھے اندر تک جلا کر بھسم کر رہا تھا..."...تجھے پتا ہے میرے ماں باپ نے مجھے کیوں منع کیا تھا تجھ سے شادی کرنے کے لیے وہ کہتے ہیں کہ تو آوارہ ہے تیرے جسم پر جو کپڑے ہوتے ہیں نا وہ تجھے ڈھانپتے نہیں بلکہ اور نمایاں کرتے ہیں اور جو تو میری دیوانی بنی پھرتی تھی نا وہ عشق نہیں ہوس تھی تیری یہ وجہ ہے تجھے طلاق دینے کی تو آوارہ ہے...اور شادیاں صالحہ جیسی شریف لڑکیوں سے کی جاتی ہیں جو مرد کی آنے والی نسلوں کی امین ہوتی ہیں تجھ جیسی لڑکیاں صرف ٹائم پاس کے لیے ہوتی ہیں تجھ سے اپنا دوپٹہ سھنبلتا نہیں میری

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نسلیں سھنبالے گی ہونہہ...اسی لیے نہیں کر رہا تھا تجھ سے شادی تو ہی جونک کی طرح چمٹ گئی تھی مجھ سے اسی لیے میں نے شادی کے لیے ایسی شرائط رکھی تھی کہ تو چھوڑ دے مجھے لیکن افسوس تو نے پھر بھی جان نہ چھوڑی میری...."...شاہ رخ کے لفظوں کی تکلیف اتنی زیادہ تھی کہ اس نے میری قوت گویائی چھین لی تھی بس مجھے اتنا یاد ہے کہ گھر سے نکلنے سے پہلے اس نے پوری قوت سے میرے پیٹ پر لات ماری تھی اور مجھے گندی غلیظ گالیاں بکتا ہوا گھر سے باہر چلا گیا تکلیف کی شدت سے میں اپنے ہوش کھو بیٹھی تھی...

"اپنا ہی تھا قصور کے ساحل میں گھر گئے

ایک موج تھی جسے کنارہ سمجھ لیا"........

..."فاطمہ دونوں ہاتھوں سے اپنے منہ سے نکلنے والی چیخوں کو روک رہی تھی اس دوران میرے لئے یہ اندازہ لگانا بہت مشکل ہو گیا تھا فاطمہ زیادہ شدت سے رو رہی ہے یا بارش زیادہ شدید ہے ایسا لگ رہا تھا جیسے آسمان بھی فاطمہ کے دکھ پر زار و قطار رو رہا ہے..."...اور جب مجھے ہوش آیا تو ایک بہت بری خبر میری منتظر تھی نہ صرف یہ کہ میرا بچہ دنیا میں آنے سے پہلے ہی مر گیا تھا بلکہ میں ہمیشہ کے لئے بانجھ ہو گئی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پے در پے اتنے سارے صدمات میرے نروس بریک ڈاؤن کا سبب بن گئے تھے...

"...فاطمہ ابھی بھی باقاعدہ ہچکیوں سے رو رہی تھی بارش اب تھم چکی تھی اور آسمان بھی کافی حد تک صاف دکھائی دے رہا تھا میں نے چاہ کے فاطمہ کو لے کر نیچے چلی جاؤں لیکن فاطمہ اس وقت میری کوئی بات سننے پر تیار ہی نہیں تھی آج وہ صرف اپنے دکھ سنانے کے لئے آئی تھی...

..."جب میں ہوش میں آئی تو مجھے اپنے ارد گرد وہ لوگ دکھائی دیے جنھیں میں نے چھوڑ دیا تھا جن کا میں نے دل دکھایا تھا میرے اپنے میرے خون کے رشتے میرے ماں باپ میری جنت میری شفقت میری چھوٹی بہنیں جن لوگوں کی محبت, لاڈ, مان کو لات مار کر ایک اسے شخص کے ساتھ چلی گئی جس نے شروع سے آخر تک صرف مجھے استعمال کیا اور میں بے وقوف عقل سے پیدل استعمال ہوتی رہی وہ کہتا تھا اسے مجھ سے محبت ہے اسے میری ضرورت ہے اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو وہ مر جائے گا جس کی محبت کے خاطر میں نے اپنی دنیا چھوڑ دی اپنا آپ بھلا دیا اور اس نے ہی مجھے چھوڑ دیا اس کے چھوڑنے کا اتنا دکھ نہیں تھا مجھے جتنا اس کے دھتکارنے اس کے ذلیل کرنے کا ہوا تھا اس کے لگائے ہوئے الزامات نے مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا تھا.

ایسا تو ہونا ہی تھا میرے ساتھ نافرمانی کی تھی میں نے اپنے رب کی اپنے والدین کی جس رب نے مجھے خوبصورتی عطا کی میں نے اسی کی نافرمانی کی اس کے دیے ہوئے حسن کو مزید دو آتشہ بنا کر غیر مردوں کی نظروں کا مرکز بن گئی تھی رب نے پردے کا حکم دیا اور میں اس کی حکم عدولی کرتی گئی اور اپنے آپ کو ماڈرن بنانے کے چکر میں خود کو نمائش بنالیا تو یہ سب کچھ تو ہونا ہی تھا لیکن اس میں سارا میرا قصور نہیں ہے میری ماں بھی اس میں برابر کی شریک ہے جس نے مجھے کبھی نہیں روکا وہ خود ماڈرن دیکھنے کے لیے بولڈ ڈریسنگ کرتی تھی تو مجھے کسے روکتی..."...فاطمہ زار و قطار رو رہی تھی اس کی آہیں اس کی سسکیاں مستقل جاری تھی ایسا لگتا تھا جیسے وہ سالوں سے چھپائے اپنے دل کے غبار کو آج میرے سامنے نکال کر ہمیشہ کے لیے ہلکی ہو جانا چاہتی ہے

..."...پتا ہے کھنک یہ جو مائیں ہوتی ہیں نا یہ اولاد کی درسگاہیں ہوتی ہیں خاص کر بیٹیوں کو زمانے کی اونچ نیچ سمجھانے والی انھیں سرد گرم سے بچانے والی مجھے یاد نہیں کہ کبھی میری ماں نے مجھ سے یہ کہا ہو کہ دوپٹہ سر پر لو یا سہی سے پھیلا کر اوڑھوں گھر میں کوئی مہمان مرد آیا ہے تو اسکے سامنے اپنا حلیہ صحیح کر کے جاؤ انھوں نے کبھی خود اس چیز کی پرواہ نہیں کی تو وہ مجھے کیا بتاتی..."...فاطمہ کے دل میں اپنی ماں کے لیے ڈھیروں شکوے شکایتیں تھیں بارش تقریباً تھم چکی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ فاطمہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے آنسو بھی...

..."تیرہ,چودہ سال کی عمر میں لڑکیوں پر بہت روپ آتا ہے اور میں تو تھی بھی خوبصورت اور اس پر میرا بننا سنورنا مجھے ایک انوکھا روپ بخشتا تھا اور یہ ہی وہ عمر ہوتی ہے جب لڑکیاں اپنی آنکھوں میں مستقبل کے سنہرے خواب بننے لگتی ہیں یہ خواہش شدت اختیار کر جاتی ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا ہو جو صرف ہمارے لیے بنا ہو جو صرف ہمیں چاہے اور یہ ہی وہ وقت ہوتا ہے جب گھات لگائے شکاری شکار کر جاتے ہیں اور کچی عمر کی لڑکیاں سمجھتی ہیں کہ یہ محبت ہے جن لڑکیوں کی مائیں اپنی کچی عمر کی بیٹیوں کی بظاہر دوست بن کر ان پر کڑی نظر رکھتی ہیں ان کی بیٹیاں ان شکاریوں سے بچ کر وقت انے پر اپنے اصل شہزادوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی ہیں اور جن کی مائیں لاپرواہ ہوتی ہیں ان کی بیٹیوں کا وہ ہی حال ہوتا ہے جو میرا ہوا میری پھپھو جب بھی سعودیہ سے آتی ہمارے گھر ہی قیام کرتی تھیں بہت ہی دین دار خاتون تھی اور یہ وجہ تھی کہ ان کی بیٹے بیٹیاں سب لائق فائق اور اپنی اپنی ازدواجی زندگیوں میں خوش و خرم تھے ایک چھوٹا بیٹا راحیل تھا جو امریکہ کی یونیورسٹی میں پڑھتا تھا اس کے باوجود اس نے اپنے ماں باپ کی تربیت پر آنچ نہیں آنے دی تھی پھپھو اکثر مما سے کہتی تھی فوزیہ جب

عورت ماں بنتی ہے ناتو اسی پل وہ اپنی نیند, لاپرواہی, بے خبری, غیر ذمہ داری, لاابالی پن اور اپنی خواہشات کو ہمیشہ کے لیے الوداع کہہ دیتی ہے خاص طور پر بیٹیوں کی مائیں تو ہر وقت الرٹ رہتی ہیں تم کسی ماں ہو تمھاری بڑی بیٹی اپنا سارا وقت اپنی خالہ کے گھر گزارتی ہے اور دونوں چھوٹیوں کے اپنے مشغلے ہیں تمھیں مارکیٹوں اور پالرز سے فرصت نہیں ملتی اپنی بیٹیوں کے لیے وقت نکالوں انھیں ٹٹولو وہ اس وقت جس عمر میں ہیں اس عمر میں بہت کچھ دل و دماغ میں پکتا ہے 15 سے 25 سال کی عمر میں بچوں میں صرف فزیکل چینجز نہیں آتی کہ بلکہ ان کی باڈی میں نئے ہارمونز پیدا ہوتے ہیں جوان کے اندر جنسی خواہشات (Sexual Desires) بیدار کرنے لگتے ہیں اور اس وقت رومانوی ناول، فلمیں، ڈرامیں انٹرنیٹ کا کھلم کھلا استعمال, مخالف جنس کے ساتھ دوستانہ تعلقات ان کے جذبات کو مزید بھڑکا دیتے ہیں اور جب یہ جذبات بھڑک جاتے ہیں تو ظاہر سی بات ہے انکی تسکین کیلیئے بچے بے چین ہو جاتے ہیں اور جب کوئی حلال راستہ نہیں ملتا تو وہ حرام راستے پر چل پڑتے ہیں جو کہ انکی صحت برباد کر کے انکو گناہگار کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتا اسی لیے اس عمر کے بچوں پر ماں باپ کڑی نظر رکھتے ہیں .... تم بھی ان پر کڑی نظر رکھوا تنی چھوٹی عمر میں انھیں پرسنل موبائل مت دو کھوج لگاؤ کے وہ اس وقت کس ذہنی کیفیت سے گزر رہی ہیں

لیکن افسوس ممانے کبھی ان کی بات کو سنجیدگی سے لیا ہی نہیں الٹا ان کی باتوں کو دقیانوسی باتیں کہا کرتی تھی..."...فاطمہ کے لہجے میں عجیب ساد کھ بول رہا تھا جسے کوئی اپنی زندگی کی جمع پونجی اپنی نادانی سے گنوا بیٹھا ہو..."...وہ میرے شباب کے دن تھے جب میری چودویں سالگرہ پر مجھ پر پریوں جیسا روپ آیا تھا بہت ساری نگاہوں میں میرے لیے پسندیدگی واضح دیکھ رہی تھی جب شاہ رخ نے میرے نزدیک آکر مجھے ایک خوبصورت سی پیکنگ میں لپٹا ہوا چھوٹا سا ڈبہ پکڑاتے ہوئے مجھے برتھ ڈے وش کیا۔اس وقت میں اپنی دوستوں کے ساتھ کھڑی تھی میری دوستوں کی طرف سے معنی خیز جملوں کی بوچھاڑ پر میں نے گھبرا کر جلدی سے گفٹ کھول دیا بس گفٹ کا کھولنا تھا کہ دوستوں نے معنی خیز سیٹیاں بجانا شروع کردی شاہ رخ نے گفٹ ہی ایسا دیا تھا کہ ایک پل کے لیے میں بھی مبہوت رہ گئی وہ ایک بہت خوبصورت نازک سا کانچ کا بنا ہوا تاج محل تھا جس میں دھیمے میوزک میں ایک گڑیا گڈے کا کپل جو آہستہ آہستہ کپل ڈانس کرتا ہوا پورے تاج محل میں گول گول گھوم رہا تھا اسکے ساتھ ایک کارڈ بھی تھا جس پر لکھے گئے الفاظ کو پڑھ کر میرا دل کسی اور لے پر ہی دھڑکنے لگا (دنیا کی سب سے حسین شہزادی کے لیے دنیا کے سب سے حسین شہزادے کی طرف سے محبت بھرا پہلا حسین تحفہ اپنی محبت کے لیے) بس پھر مجھے کسی چیز کا ہوش ہی نہیں رہا ہماری

محبت کی داستان سے پورا خاندان واقف تھا میری ننھیال والوں کے لیے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی لیکن میرے دودھیال والوں کے اعتراضات پر بند باندھنے کے لیے پندرہ سال کی عمر میں میری شاہ رخ سے بہت دھوم دھام سے منگنی کر دی گئی اور اس منگنی نے مجھے ہر طرح کا لائسنس دے دیا شاپنگ گھومنا پھرنا ڈنر فیملی گیٹ ٹو گیدر ہر جگہ میں اور شاہ رخ ساتھ ہوتے اور شاہ رخ سارا خرچہ میرے کھاتے میں یہ کہہ کر ڈال دیتا کہ یار میں تو اسٹوڈنٹ ہوں اور مجھے تو پاکٹ منی بھی نہیں ملتی چھوٹے موٹے ٹیوشن سے اپنا پڑھائی کا خرچ نکالتا ہوں تم تو پرنسس ہو اپنے پاپا کی ہر وقت تمھارے پرس میں پیسے موجود ہوتے ہیں ابھی تم خرچ کر لو پھر ساری زندگی مجھے ہی خرچ کرنا ہے تم پر اور میں بے وقوف ہمیشہ اس کی چکنی چپڑی باتوں میں آجاتی تھی..."...فاطمہ کے انداز سے ایسا لگ رہا تھا کہ گئے دنوں کی حماقتوں پر وہ ماتم کر رہی ہے..."...یہ لو پانی پی لو..."...میں نیچے سے ٹھنڈے پانی کی بوتل اور گلاس لے آئی کیونکہ فاطمہ تو نیچے جانے پر تیار ہی نہیں تھی میں نے بھی زیادہ اصرار نہیں کیا اس کی اس وقت جو حالت تھی اس حالت میں اسکا میرے ساس سسر کے سامنے جانا مناسب نہیں تھا ...امی ابو کو ناشتہ دے کر میں دوبارہ اوپر آگئی جب تک فاطمہ پوری بوتل پانی کی پی چکی تھی اس کی حالت سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ صدیوں کی پیاسی ہو..."...طویل علالت

کے بعد جب میں ہسپتال سے ڈسچارج ہوئی تو مما، پاپا نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کا کہا لیکن میں نے ان کے ساتھ جانے سے معذرت کرلی کیونکہ میری تباہی کی ذمہ دار صرف مما نہیں تھی پاپا بھی برابر کے شریک تھے اگر مما لاپرواہ تھی تو پاپا کو اپنی مردانگی دکھانی چاہیے تھی وہ گھر کے سرپرست تھے ان کا تعلق دین دار گھرانے سے تھا انھیں کیوں دکھائی نہیں دیا کبھی کے ان کی بیوی اور بیٹیاں غلط راہ پر گامزن ہیں مجھے ان سے شکوہ ہے انھوں نے کیوں نہیں روکا عمر کے اس حصے میں آکر اور میری حالت دیکھ کر انھیں اس چیز کا احساس ہوا کہ وہ غلطی پر تھے ادھیڑ عمر میں مما کو اپنے سسرال والوں کی اچھائیاں دکھائی دے رہی ہیں جن کے ساتھ انھوں نے ساری عمر دقیانوسی کہہ کر ایک فاصلہ رکھا..."... فاطمہ کی اپنے والدین سے شکایت بجا تھی اور وہ ماضی میں اسی کھوئی ہوئی تھی کہ ایک کے بعد ایک بات اسے یاد آتی جا رہی تھی اور وہ پرت در پرت اپنے ماضی کو میرے سامنے کھول کر بیٹھی ہوئی تھی..."... میری مالک مکان سلمی آپا نے جب یہ دیکھا کہ میں کسی صورت اپنے گھر والوں کے ساتھ جانے پر تیار نہیں ہوں تو انہوں نے مجھے اپنے پاس اپنی بیٹی بنا کر رکھ لیا اور میرے والدین میرے رویے سے مایوس ہو کر واپس چلے گئے میں نے اپنے سب رشتے داروں سے کنارہ کشی اختیار کرلی حالانکہ جو بھی کچھ ہوا اس میں میری دونوں چھوٹی بہنوں کا کوئی قصور نہیں تھا لیکن پتا

نہیں کیوں میرا ہر رشتے سے اعتبار ہی اٹھ گیا تھا زندگی کی چاہ ہی ختم ہو گئی تھی ایک زندہ لاش کی طرح میں سلمی آپا کے گھر میں رہ رہی تھی..."...فاطمہ اب کافی حد تک نارمل ہو گئی تھی...

سلمیٰ آپا کے دو بچے تھے ایک بیٹا اور ایک بیٹی, بیٹا میٹرک کا طالب علم تھا جب کہ بیٹی ایف ایس سی کر رہی تھی ان کے شوہر جرمنی میں ہوتے تھے ان کے پاس روپے پیسے کی کوئی کمی نہیں تھی پانچ سو گز کا گھر ان لوگوں کے لیے کافی بڑا تھا اسی لیے سلمیٰ اپا نے ایک کمرہ اٹیچ باتھ, کچن اور ایک چھوٹے سے برآمدے پر مشتمل ایک پورشن بنا کر اسے کرایہ پر دے دیا تھا جہاں فاطمہ نے اپنی زندگی کے بدترین ساڑھے تین سال گزارے تھے صرف شاہ رخ کی محبت اور اچھے دنوں کی چاہ میں... سلمیٰ آپا ایک دین دار اور اچھے دل کی مالک خاتون تھی جو فاطمہ کے بنا کہے اس کے ہر مسئلے کو سمجھ جایا کرتی تھی فاطمہ کے فاقے کے ایام میں اپنی جہاندیدہ نظروں سے فاطمہ کے کچھ کہہ بغیر اس کے حالت جان لیتی تھی اس کے گھر کھانا بچوں کے ہاتھ ایسے بھجواتی تھی جس سے اس کی عزت نفس مجروح نہ ہو فاطمہ اگر کرایہ دے دیتی تو ٹھیک ورنہ خود سے کبھی نہیں مانگتی تھی ان ساڑھے تین سالوں میں انہوں نے کبھی کرایہ بڑھانے کی بات نہیں کی سلمیٰ

آپا ایک سمجھدار خاتون تھی فاطمہ کے کچھ نہ کہنے کے باوجود بہت کچھ بغیر کہے ہی جان گئی تھی. یہ ہی وجہ تھی جب فاطمہ ایک زندہ لاش کی طرح ان کے گھر کے ایک کونے میں پڑی رہتی تھی تو وہ اس کی اس حالت کو دیکھ کر پریشان ہو جاتی تھی وہ جتنا اسے زندگی کی طرف لانے کی کوشش کرتی وہ اتنا ہی زندگی سے بیزار دکھائی دیتی...

..."فاطمہ بیٹا ابھی تک جاگ رہی ہیں آپ؟ لگتا ہے ساری رات یہاں ہی گزار دی آپ نے..."... سلمیٰ آپا فجر کی نماز پڑھنے کے لئے ٹی وی لاؤنج میں آئی تو فاطمہ کو لاؤنج کے خارجی دراوزے پر بنے صوفے نما جھولے پر بیٹھا دیکھ کر بے ساختہ پوچھ بیٹھی فاطمہ نے کہا کچھ نہیں صرف سر اٹھا کر انہیں دیکھا اس کی سرخ سوجی ہوئی نم آنکھیں انھیں اندر تک گھائل کر گئی اس کی آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا اُپنے بنجر ہونے کا دکھ, اپنی تذلیل اور بے مائیگی کا دکھ, اپنی بچپن کی محبت کے خاطر اپنا تن من دھن قربان کر کے اپنے آپ کو پیسہ کمانے کی مشین بنانے کے بعد اپنے اوپر بدچلنی کا لگایا ہوا الزام, اپنی زندگی کے حسین ماہ و سال اس مطلبی شخص پر وار دینا کا دکھ جس نے اسے محبت کا لارادے کر اپنا الو سیدھا کیا..."...

تم سونا تھی رب العزت نے تمھیں دکھوں کی بھٹی میں پگھلا کر کندن بنا دیا- اس کی اس

کرم نوازی پر تم اس کی شکر گزار بن جاؤ اس کی رضا کے لیے تم کثرت سے توبہ کرو اور استغفار پڑھتی رہا کرو سب کچھ اللہ پر چھوڑ دو جس نے تمھیں پیدا کیا ہے اس نے کچھ تو سوچا ہو گا تمھارے لیے وہ تمھیں ضائع نہیں ہونے دے گا اللہ نے کوئی شے بیکار نہیں بنائی وقت آنے پر تمھیں بھی تمھاری زندگی کا مقصد پتا چل جائے گا.."...

...سلمیٰ آپا کی باتوں سے فاطمہ کو کافی ڈھارس ملتی تھی اب وہ ڈپریشن میں سیڈ سونگ نہیں سنتی تھی جائے نماز بچھا کر سجدے میں گر جاتی تھی اب اس کا دل نماز میں لگنے لگا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیری بارگاہ میں اے خدا

جو نہی سر کو میں نے جھکا دیا

اسی وقت تیری خدائی نے

مجھے پستیوں سے اٹھا دیا

میں کمزور تھا, میں حقیر تھا

تیرے در کا ایک فقیر تھا

تونے ایک سجدے کے بدلے میں

مجھے کیا سے کیا بنادیا

رگ جاں سے تو قریب ہے

تو ہی لکھتا سب کے نصیب ہے

جسے چاہ پل میں گرادیا

جسے چاہ پل میں اٹھادیا

جب بھی اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتی تو ساتھ میں اپنے لیے وہ حوصلہ اور ظرف بھی مانگتی جس کی بدولت وہ شاہ رخ اور اپنے والدین کو معاف کر سکے انہیں دنوں فاطمہ کے والدین اس سے ملنے پاکستان آئے تو فاطمہ کو سلمیٰ آپا کے رنگ میں رنگا دیکھ کر خوشی کے ساتھ ساتھ سکون کا سانس لیا...''...فاطمہ کب تک یہاں رہو گی سلمیٰ کے شوہر اپنا بزنس پاکستان ٹرانسفر کر رہے ہیں اگلے دو تین ماہ میں وہ ہمیشہ کے لیے پاکستان آجائے گے مناسب نہیں لگتا تمھارا اس طرح ان لوگوں کے ساتھ رہنا تمھاری پھپھو نے تمھارا ہاتھ مانگا ہے اپنے چھوٹے بیٹے راحیل کے لیے تمھارا دین کی طرف رجحان

تمھیں ان کی فیملی میں ایڈ جسٹ ہونے میں مدد دے گا انہوں نے پہلے بھی تمھارے لیے راحیل کا رشتہ مانگا تھا لیکن اس وقت تمھارا رحجان شاہ رخ کی طرف دیکھ کر وہ خود ہی پیچھے ہٹ گئی تھی..."...فاطمہ کی والدہ فوزیہ بیگم نے فاطمہ کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا فوزیہ اور ماجد کے لیے فاطمہ کا بدلہ رویہ اور اپنی ناراضگی چھوڑ کر ماں باپ سے محبت سے ملنا اپنے پیچھلے رویے پر ان سے معافی مانگنا ان کی ہمت بڑھا گیا تھا کہ وہ اپنے آنے کا مقصد اس بتا سکے..."... مما آپ جانتی ہیں نا میں اجڑی ہوئی بنجر زمین ہوں جس پر کبھی ہریالی نہیں آئے گی میں اپنے بنجر وجود سے راحیل کی زندگی بنجر نہیں کر سکتی..."...فاطمہ کے لہجے کا خالی پن فوزیہ بیگم کو اندر تک تڑپا گیا وہ بے ساختہ فاطمہ کو گلے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی فاطمہ نے فی الحال ان کے ساتھ جانے سے معذرت کر لی تھی لیکن فوزیہ بیگم اس سے یہ وعدہ لے کر گئی تھی کہ جب وہ اگلی بار آئے گی تو فاطمہ ان کے ساتھ چلے گی انھی دنوں سلمیٰ آپا کی چھوٹی بھابھی کی طبعیت دوبارہ اتنی شدید خراب ہو گئی کہ سلمیٰ آپا کو مجبوراً ان کے ساتھ ہسپتال میں رہنا پڑا ان کی ایک سالہ بھتیجی اور سلمیٰ آپا کے دونوں بچوں کا فاطمہ بہت اچھے سے خیال رکھ رہی تھی یہ ہی تو وقت تھا سلمیٰ آپا کے احسانات کا قرض اتارنے کا طاہر اور زوبیہ تو بڑے تھے اپنا خیال خود رکھ لیتے تھے لیکن ننھی زینب ابھی بہت چھوٹی تھی باپ جاب

پر اور ماں ہسپتال میں ایسے میں فاطمہ ہی تھی جو جی جان سے اسے سنبھال رہی تھی روتی ہوئی زینب کو چپ کرانے کے لئے جب وہ اسے اپنے سینے سے لگاتی تو جہاں زینب پر سکون ہو کر اس کے کندھے پر سر رکھ کر خاموش ہو جاتی وہیں پر فاطمہ کی بے قرار ممتا کو قرار آ جاتا زینب بھی کچھ ہی دنوں میں فاطمہ سے مانوس ہو گئی تھی زینب کو اپنے دونوں بازوؤں میں بھر کر اسے کے بے تحاشا چومنے پر زینب کا کھلکھلا کر ہنسنا قدرت کو اتنا بھایا کہ زینب کو ہمیشہ کے لیے فاطمہ کی ممتا کی تسکین بنا دیا اور وہ جو فاطمہ اپنی زندگی سے بیزار تھی جس میں جینے کی چاہ ہی ختم ہو گئی تھی جسے اپنا وجود ایک بے کار شے لگتا تھا اس کے وجود کو زینب کے لئے کار آمد بنا دیا...

سلمیٰ آپا کی چھوٹی بھابی کو لاسٹ اسٹیج پر کینسر ڈائگنوسٹ (daignost) ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی زندگی کی بازی ہار گئی تھی فاخر اپنی محبوب بیوی کے چلے جانے پر بکھر سے گئے تھے سلمیٰ آپا کے کہنے اور زینب کی محبت میں فاطمہ فاخر کی زندگی میں شامل ہو گئی فاطمہ نے بہت طریقے سے نا صرف زینب اور گھر کو سنبھالا بلکہ بکھرے ہوئے فاخر کو بھی سہارا دیا وقت کے ساتھ ساتھ فاخر اور فاطمہ کے بیچ کی دوریاں ختم ہو گئی فاخر کی دی ہوئی عزت اور اس کا بے تحاشہ خیال رکھنا فاطمہ کے دل کے نہال

خانوں میں فاخر کی محبت کا باعث بن گیا جبکہ فاخر کو فاطمہ کا زینب سے بے تحاشہ پیار اور اس کے گھر کو جنت بنانا اس کی صبر شکر کی عادت فاطمہ کو فاخر کے قریب لے آئی یوں فاطمہ اور فاخر ایک خوشگوار ازدواجی زندگی گزار رہے تھے ان دونوں میاں بیوی کی خوشیوں کا مرکز زینب تھی...

فاطمہ جو ہر وقت اپنی زندگی کے عدم توازن پر قسمت سے نالاں رہتی تھی آج اس کی زندگی کی بیلنس شیٹ کو قدرت نے کچھ ایسے بیلنس کیا تھا کہ لوگ اس کی زندگی پر رشک کرتے تھے خود کھنک کو اس وقت فاطمہ پر رشک آ رہا تھا کسے اندھیری رات کے بعد فاطمہ کی زندگی میں سویرا آیا تھا کہ اس کی دنیا اور آخرت دونوں بیلنس ہو گئی تھیں ..بے شک ہدایت انھیں کو ملتی ہے جو اپنے لیے ہدایت مانگتے ہیں اور فاطمہ کے لیے تو ایک طرف سلمیٰ آپا نے نمازوں میں ہدایت مانگی تھی تو دوسری طرف مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں زار و قطار روتے ہوئے فوزیہ اور ماجد نے اپنی پہلوٹی کی اولاد کے لیے ہدایت اور اس کی زندگی کی خوشیاں مانگی تھی...تو پھر کسے ہدایت کے در فاطمہ پر نہیں کھولتے......

کھنک نے واضح محسوس کیا اپنے ماضی کو ورق ورق کھنک کے سامنے کھولنے پر فاطمہ

www.neweramagazine.com

کے چہرے پر کئی رنگ آ جا رہے تھے لیکن فاخر اور زینب کے ذکر پر اس کے چہرے پر قوس و قزح پھیل گئی تھی کھنک نے ایک نظر آسمان پر پھیلی قوس و قزح کو دیکھا اور دوسری نظر فاطمہ کے چہرے پر کھنک کے لئے یہ اندازہ لگانا مشکل ہو گیا کے قوس و قزح سے سجا آسمان زیادہ حسین لگ رہا ہے یا فاطمہ کے چہرے پر بکھرے رنگ۔۔۔۔

❤ ختم شدہ ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین